بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدا و مصلیا

ایزی پیسہ کے ذریعہ رقم بھیجنے کیلئے فقہی اعتبار سے دو معاملے وجود میں آتے ہیں:

(۱) ایزی پیسہ کے ذریعہ رقم بھیجنے کیلئے فقہی اعتبار سے دو معاملے وجود میں آتے ہیں:

اول: مرسل کمپنی کو قرض دیتا ہے اور بغیر کسی کی زیادتی کے دوسری جگہ سے اس کا نائب وصول کرتا ہے

دوم: کمپنی فارم بھرنے، ریکارڈ تیار کرنے اور دیگر خدمات کے سلسلے میں اجرت وصول کرتی ہے، اس

لئے اصل رقم کے اعتبار سے یہ معاملہ قرض ہے، لیکن محنت اور اجرت کے اعتبار سے اجارہ ہے، لہذا دونوں

معاملے اپنی اپنی شرائط کے پائے جانے کی بناء پر درست ہیں، لہذا ایزی پیسہ کے ذریعہ رقم بھیجنا شرعا جائز

ہے۔ (التبویب: ۹/۱۷۰۶)

(۲) اگر ایزی پیسہ اکاؤنٹ کمپنی کی طرف سے مفت کھولا جاتا ہو اور سہولت حاصل کرنے کے لئے

اکاؤنٹ میں کوئی متعین رقم رکھنا مشروط نہ ہو تو اس صورت میں کمپنی کی طرف سے دی جانے والی سہولیات کا

استعمال جائز ہے کیونکہ یہ کمپنی کی طرف سے تبرع ہے۔

لیکن اگر سہولیات حاصل کرنے کے لئے اکاؤنٹ میں کوئی متعین رقم مثلاً دو ہزار روپے رکھنا مشروط

ہو (جیسا کہ عام طور پر یہ صورت متعارف ہے) تو اس صورت میں کمپنی سے سہولیات مثلاً فری منٹس، فری

میسج، مفت رقم بھجوانے کی سہولت وغیرہ، حاصل کرنا جائز نہیں۔ کیونکہ اکاؤنٹ میں جمع شدہ رقم کی حیثیت

قرض کی ہے اور اس پر ملنے والی سہولیات اسی قرض پر مشروط ہیں اور قرض پر مشروط نفع لینا جائز نہیں۔

واضح رہے کہ سوال کی شق (ج) میں بھی چونکہ اکاؤنٹ میں مخصوص رقم (جو بطور قرض ہے) پر نفع دیا

جاتا ہے اس لیے یہ نفع لینا جائز نہیں۔

اعلاء السنن (۵۱۲/۱۴)

۴۸۵۸- عن علي امير المؤمنين مرفوعا: (كل قرض جر منفعة فهو ربا)- اخرجه الحارث بن ابي اسامة في مسنده قال الشيخ : حديث حسن لغيره، كذا في "العزيزي" (۸۷:۳)، و في سنده سوار بن مصعب و هو متروك (التلخيص الحبير (۲:۳۴۵)- قلت: ولما رواه شواهد كثيرة كما سياتي و لاجل ذلك- و الله اعلم - صححه امام الحرمين كما في "التلخيص" ايضا-

فی الشامیۃ(۵/۱۶۶)

(قولہ کل قرض جر نفعا حرام) ای اذا کان مشروطا کما علم مما نقلہ عن البحر، وعن الخلاصۃ وفی الذخیرۃ وان لم یکن النفع مشروطا فی القرض، فعلی قول الکرخی لا باس بہ ویاتی تمامہ۔۔۔۔۔۔۔و اللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

غلام تصور

غلام تصور

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۶/جمادی الاخری/۱۴۳۸ھ

26/مارچ/2017ء

الجواب صحیح

شاہ محمد تفضل علی عفی عنہ

۲۶/۶/۱۴۳۸ھ

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفراللہ لہ

۲۶/۶/۱۴۳۸ھ

الجواب صحیح

بندہ محمد حسن علی عنہ

۲۸/۶/۱۴۳۸ھ